جس نے حج نہ کیا، اسے حجِ بدل کے لیے بھیجنا، نیز حج بدل والا نیت کیا کرے؟

ریفرنس نمبر:Pin-6975

تاریخ:31-05-2022

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین درج ذیل سوالات کے بارے میں:

(1) جس شخص نے اپنا حج نہیں کیااور اس پر حج فرض بھی نہیں، توکیااسے حجِ بدل کے لیے بھیج سکتے ہیں؟

(2) حجِ بدل کرنے والاکس کی طرف سے حج کی نیت کرے گا،اپنی طرف سے یا حج کروانے والے کی طرف سے؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

(1) شرائط کی موجودگی میں کسی دوسرے سے حج بدل کرواسکتے ہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ حج بدل کے لیے ایسے شخص کو بھیجا جائے، جو متقی و پرہیز گار، حج کے مسائل کو جانتا ہو اور اپنی طرف سے حج ادا کر چکا ہو، تاکہ ارکانِ حج کامل طریقے سے ادا کرسکے اور اگر اس نے پہلے حج نہیں کیااور اس پر حج فرض بھی نہیں، تو اسے بھیجنا بھی جائز ہے اور حج بھی ادا ہو جائے گا، البتہ جس شخص پر حج فرض ہو چکا ہو اور اس نے ابھی تک ادا نہ کیا ہو، تو جان بوجھ کر اسے حجِ بدل کے لیے بھیجنا مکروہِ تحریمی ہے۔

شرائط کی موجودگی میں دوسرے سے حج کروا سکتے ہیں۔ چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے:" العبادات ثلاثۃ انواع: مالیۃ محضۃ کالزکاۃ وصدقۃ الفطر، وبدنیۃ محضۃ کالصلاۃ والصوم، ومرکبۃ منھما کالحج. والانابۃ تجری فی النوع الاول فی حالتی الاختیار والاضطرار، ولا تجری فی النوع الثانی، وتجری فی النوع الثالث عند العجز"عبادات کی تین قسمیں ہیں: **فقط مالی:** جیسے زکاۃ اور صدقہ فطر۔ **فقط بدنی:** جیسے نماز اور روزہ۔ **مالی اور بدنی کا مجموعہ:** جیسے حج۔ پہلی قسم میں اختیاری اور اضطراری دونوں حالتوں میں (اپنی طرف سے دوسرے کو) نائب بنانا صحیح ہے، اور دوسری قسم میں مطلقاً درست نہیں اور تیسری میں خود قادر نہ ہونے کے وقت نائب بنا سکتے ہیں۔ **(فتاوی عالمگیری، ج1، ص283، مطبوعہ کراچی)**

حجِ بدل کے لیے کس شخص کو بھیجنا بہتر ہے، اس بارے میں الاختیار لتعلیل المختار میں ہے:" والاولی ان

یختار رجلا حرا عاقلا بالغا قد حج، عالما بطریق الحج وافعاله، لیقع حجه علی اکمل الوجوہ“
ترجمہ: بہتر یہ ہے کہ حج کے لیے ایسے شخص کا انتخاب کرے جو آزاد، عاقل بالغ اور اس نے پہلے حج کر لیا ہو، اور حج کے راستے اور اس کے افعال کو جانتا ہو، تاکہ کامل طریقے سے اس کا حج ادا ہو جائے۔

(الاختیار لتعلیل المختار، ج1، ص171، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور اس مسئلے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”بہتر یہ ہے کہ حج بدل کے لیے ایسا شخص بھیجا جائے، جو خود حجۃ الاسلام ادا کر چکا ہو اور اگر ایسے کو بھیجا، جس نے خود نہیں کیا ہے، جب بھی حجِ بدل ہو جائے گا، اور اگر خود اس پر حج فرض ہو اور ادا نہ کیا ہو، تو اسے بھیجنا مکروہِ تحریمی ہے۔ **(بہار شریعت، ج1، ص1204، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

اور مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ”حج بدل میں ایسے شخص کو بھیجنا چاہیے، جو متقی، پرہیزگار اور حج کے مسائل جاننے والا ہو، اگر پہلے حج کر چکا ہے تو زیادہ اچھا ہے، اور اگر پہلے حج نہیں کیا جب بھی بھیجنا جائز ہے۔ **(وقار الفتاوی، ج2، ص467، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)**

(2) حجِ بدل کرنے والے کے لیے محجوج عنہ (یعنی جس کی طرف سے حج کر رہا ہے، اس) کی طرف سے حج کی نیت کرنا ضروری ہے، اپنی طرف سے حج کی نیت نہیں کر سکتا، اگر اپنی طرف سے کرے گا، تو حج کروانے والے کا حج ادا نہیں ہو گا۔

مناسک ملا علی قاری میں حج بدل کی شرائط کے بیان میں ہے: ”(التاسع النیۃ) ای نیۃ المحجوج عنہ عند الاحرام اوبعدہ عند الامام قبل ان یشرع فی افعال الحج (وھی ان یقول) ای بلسانہ وھو افضل (احرمت عن فلان) ای نویت الحج عن فلان۔۔۔ (وان شاء اکتفی) ای عنہ (بنیۃ القلب) ای لہ“ ترجمہ: نویں شرط نیت ہے، یعنی احرام کے وقت محجوج عنہ (جس کی طرف سے حج کر رہا ہے، اس) کی طرف سے نیت ہو۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک احرام کے بعد اور حج کے افعال شروع کرنے سے پہلے بھی نیت ہو سکتی ہے اور نیت یہ ہے کہ بندہ زبان سے یوں کہے (زبان سے نیت کرنا افضل ہے) کہ میں نے فلاں کی طرف سے احرام باندھا، یعنی میں نے فلاں کی طرف سے حج کی نیت کی اور اگر چاہے، تو اس کی طرف سے دل کی نیت

پر اکتفا کرلے۔ (مناسک ملا علی قاری، ص442، مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی)

اور بدائع الصنائع میں حجِ بدل کی شرائط کے بیان میں ہے: "منها: نية المحجوج عنه عند الاحرام، لان النائب يحج عنه، لا عن نفسه، فلابد من نيته" ترجمہ: حجِ بدل کی شرائط میں سے یہ ہے کہ احرام کے وقت محجوج عنہ (جس کی طرف سے حج کر رہا ہے، اس) کی طرف سے نیت ہو، کیونکہ نائب (حج کرنے والا) حج کروانے والے کی طرف سے حج کر رہا ہے، نہ کہ اپنی طرف سے، لہذا اسی کی طرف سے نیت کرنا ضروری ہے۔

(بدائع الصنائع، ج2، ص456، مطبوعہ کوئٹہ)

اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حج بدل کی شرائط کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "حجِ بدل کرنے والا تنہا ایک محجوج عنہ کی طرف سے حجِ واحد کی نیت کرے، مثلا: "احرمت عن فلان یا اللھم لبیک عن فلان" اگر اس کی طرف سے نیت نہ کی یا دو حج کی نیت کی، ایک اس کی طرف سے، ایک اپنی طرف سے یا دو شخصوں کی طرف سے نیت کی، ایک اس کی جانب، ایک منیب آخر کی جانب سے، تو کافی نہ ہو گا۔"

(فتاوی رضویہ، ج10، ص660، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

نوٹ: حجِ بدل کی شرائط اور ان کے مختلف احکام جاننے کے لیے بہارِ شریعت، ج1، حصہ6، ص1201 سے حج بدل کی شرائط کا مطالعہ فرمائیں۔ رفیق الحرمین ص208 تا 212 پر بھی ان کی تفصیل دیکھی جاسکتی ہے۔

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

29شوال المکرم1443ھ/31مئی2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے